پیغمبرعظیم الشان کی سیرت وشخصیت
قرآن، نہج البلاغہ اور مغربی مفکرین کی نظر میں

پروفیسر شاہ محمد وسیم

پیغمبر عظیم الشان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس، ان کے اوصاف، اور اوج کمالات وتعلیمات کے بارے میں دنیا کے نامور مصنفین اور مفکرین نے بہت کچھ لکھا ہے، اور اب تک لکھا جارہا ہے۔ جس نے بھی انہیں، بشرط حق و انصاف، سمجھا اور ان کی رہبری اور تعلیمات کے سرچشمۂ ہدایت سے فیضیاب ہونا چاہا اسے گوہر مراد مل گیا۔ خاتم المرسلین کے معنی و مطالب اس بات کے متقاضی ہیں کہ رشد و ہدایت، رہبری وتعلیمات اور نمونہ ہائے عمل ایسے ہوں کہ ہر دور کا انسان اور ہر ہر دور کے تقاضوں کا احاطہ کئے ہوئے ہوں۔

آیئے! دیکھیں حضرت علیؑ نے پیغمبر اکرم کی ذات اقدس کی توصیف کس طرح بیان فرمائی ہے:

خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات اقدس کے بارے میں حضرت علیؑ نے فرمایا کہ: ''آپ کو اللہ نے اس وقت بھیجا کہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ رکا ہوا تھا اور ساری امتیں مدت سے پڑی سو رہی تھیں اور فتنے سر اٹھا رہے تھے اور سب چیزوں کا شیرازہ بکھر چکا تھا۔ جنگ کے شعلے بھڑک رہے تھے اور دنیا بے رنگ ونور تھی۔ اس کی فریب کاریاں کھلی ہوئی تھیں۔ اس وقت اس کے پتوں میں زردی دوڑی ہوئی تھی اور پھلوں سے ناامیدی تھی۔ پانی زمین میں تہہ نشین ہو چکا تھا۔ ہدایت کے مینار مٹ چکے تھے۔ ہلاکت و گمراہی کے پرچم کھلے ہوئے تھے اور دنیا والوں کے سامنے کڑے تیوروں سے اور تیوری چڑھائے ہوئے نظر آرہی تھی۔ اس کا پھل فتنہ تھا اور اس کی غذا مردار تھی۔ اندر کا لباس خوف و ہراس اور باہر کا پہناوا تلوار تھی......''۔[1]

یہ وہ وقت تھا: ''جب لوگ حیرت و پریشانی کے عالم میں گم کردہ راہ تھے اور فتنوں میں ہاتھ پیر مار رہے تھے۔ نفسانی خواہشوں نے انہیں بھٹکا دیا تھا اور غرور نے بہکا دیا تھا۔ اور بھرپور جاہلیت نے

۱۔ نہج البلاغہ، خطبات ۷-۸، مرتبہ سید انصار حسین، احباب پبلشرز، لکھنؤ ۱۹۸۲ء، ص ۳۰۱

ان کی عقلیں کھودی تھیں اور حالات کے ڈانواں ڈول ہونے اور جہالت کی بلاؤں کی وجہ سے حیران و پریشان تھے......''۔ ۱

اللہ نے آپ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ''روشنی کے ساتھ بھیجا اور انتخاب کی منزل میں سب سے آگے رکھا تو ان کے ذریعہ سے تمام پراگندگیوں اور پریشانیوں کو دور کیا اور غلبہ پانے والوں پر تسلط جمالیا۔ مشکلوں کو سہل اور دشواریوں کو آسان بنایا۔ یہاں تک کہ دائیں بائیں افراط و تفریط کی سمتوں سے گمراہی کو دور ہٹایا''۔ ۲

''...... دنیا اپنی لذتوں میں اس وقت تمہارے لئے شیریں و خوشگوار ہوئی اور اس وقت تم اس کے تھنوں سے دودھ پینے پر قادر ہوئے جب کہ اس سے پہلے اس کی مہاریں جھول رہی تھیں اور اس کا تنگ ہل رہا تھا یعنی اس کا کوئی سوار اور دیکھ بھال کرنے والا نہ تھا جو اس کی باگیں اٹھاتا اور اس کا تنگ کستا......''۔ ۳

مائیکل ایچ ہارٹ Michael H. Hart جو ایک امریکی مصنف ہیں اور محتاج تعارف نہیں ہیں، انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے:

''دنیا کے مؤثر ترین افراد میں محمدؐ کو سرفہرست رکھنے میں میرے انتخاب سے بعض قارئین کو تعجب ہوسکتا ہے اور بعض اس انتخاب پر سوال اٹھاسکتے ہیں، مگر یہ حقیقت ہے کہ تاریخ میں محمدؐ وہ فرد واحد ہیں جو مذہبی اور غیر جانبدارانہ Secular دونوں سطح پر نہایت ہی کامیاب تھے''۔ ۴

جان ڈیونپورٹ John Devenport رقمطراز ہیں کہ: ''درحقیقت اس بات کی تصدیق کی جاسکتی ہے کہ تمام جانے مانے قانون ساز افراد اور فاتحین میں سے کسی ایک کا بھی نام سوائے محمدؐ کے نہیں لیا جاسکتا ہے، جس کی سوانح حیات زیادہ معتبر طور پر اور تمام تر تفصیلات کے ساتھ لکھی گئی ہے''۔

مندرجہ بالا باتوں پر صدق دل سے غور و فکر کریں تو خود بخود گلہائے عقیدت نچھاور کرنے کا دل چاہے گا، مگر حق سے منہ موڑنے اور مغایرت برتنے کی بات اور ہے، کیونکہ یہ وہ عمل ہے کہ جو انسان کو راہ صدق و صفا سے جدا کردیتا ہے اور واضح دلیل سے اسے بے بہرہ کردیتا ہے۔ لہذا تعجب نہیں تو اور کس بات کا اظہار کیا جائے کہ جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اس عظیم المرتبت ذات اعلیٰ کے لئے اگر

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ ۹۳، مرتبہ سید انصار حسین، احباب پبلشرس، لکھنؤ ۱۹۸۲ء، ص ۳۳۲ ۲۔ ایضاً، خطبہ ۲۱۱، ص ۶۵۸

۳۔ ایضاً، خطبہ ۱۰۳، ص ۳۴۹

4- The 100: A Ranking of the Most Influential Persons In History, New York, U.S.A., 1978, p. 33

کوئی یہ سوال کرے کہ اس محمدؐ نے دنیا کو نیا کیا دیا؟[۱]

ذیل میں اسی سوال کے جواب میں مختصراً عرض کیا جائے گا:

۱- انجیل میں موجود ہے کہ: "مگر میں تم سے سچ کہہ رہا ہوں، تمہارے لئے یہ مفید ہے کہ میں چلا جاؤں کیونکہ اگر میں نہ جاؤں گا تو وہ طرفدار تمہارے پاس نہ آئے گا......"[۲] اور یہ کہ "جب وہ حق کی جان آ جائے گا تو وہ تمہیں کل سچ کی تعلیم دے گا، کیونکہ وہ خود اپنے اختیار سے نہ بولے گا، بلکہ جو کچھ سنے گا، وہ بولے گا، اور وہ چیزیں جو ہونے والی ہیں، وہ ان کا اعلان کرے گا"۔[۳]

انجیل کی مندرجہ بالا آیات پر غور و فکر کریں تو حق پسند کہہ اٹھیں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان الفاظ کو معنی و مطالب عطا کرتا ہوا کون آیا اور وہ بھی اس طرح کہ قرآن نے اسے یہ کہہ کر پہنچوایا کہ:

وَ مَا يَنۡطِقُ عَنِ الۡهَوٰى. اِنۡ هُوَ اِلَّا وَحۡىٌ يُّوۡحٰى وہ تو اپنی خواہش نفسانی سے کچھ بھی نہیں کہتا۔ یہ تو بس وحی ہے جو اس پر بھیجی جاتی ہے۔

۲- عفت و پاکدامنی جناب مریم(س) کا ذکر کریں تو انجیل نے گواہی دی ہے کہ جناب مریم(س) باکرہ Virgin Mary عفت مآب، نیک اور پاکدامن تھیں۔ مگر قرآن نے بات آگے بڑھائی۔ غور طلب ہے کہ اگر قرآن انجیل کا چربہ ہوتا تو اسے وہی سب اور اسی طرح کہہ کر خاموش ہو جانا چاہئے تھا، جس طرح انجیل میں کہا گیا ہے اور بات کو سچ اور حق کی رو سے آگے نہیں بڑھانا چاہئے تھا مگر چونکہ قرآن خدا کی آخری اور مکمل مقدس دینی کتاب ہے اس لئے پیغام و تعلیمات کو تو مکمل ہونا ہی تھا۔ لہذا اس ضمن میں بھی مسئلہ کو واضح طور سے بیان کر کے عفت جناب مریم(س) کی گواہی قرآن نے اس طرح دی کہ جب وہ اس بچہ کو اپنی گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں تو انہوں نے کہا کہ اے مریم! تم نے تو یقیناً بہت برا کام کیا ہے۔ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ ہی برا آدمی تھا، نہ تیری ماں ہی بدکار تھی، تو پھر قرآن نے بیان کیا کہ:

فَاَشَارَتۡ اِلَيۡهِؕ قَالُوۡا كَيۡفَ نُكَلِّمُ مَنۡ كَانَ فِى الۡمَهۡدِ صَبِيًّا. قَالَ اِنِّىۡ عَبۡدُ اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الۡكِتٰبَ وَ جَعَلَنِىۡ نَبِيًّا.[۴]

۱- جیسا کہ کچھ عرصہ قبل پوپ بینڈکٹ Pope Benedict نے بھی کسی دوسرے کے حوالہ سے اپنے انداز میں کہا تھا۔

2- St. John, Old Testament in the Douny Challoner, London, 1951, Chapter 16, Verse 7

3- Ibid, Chapter 16, Verse 13

۴- سورہ مریم، آیات ۲۹-۳۰

تو مریم(س) نے اس بچہ کی طرف اشارہ کیا کہ جو پوچھنا ہو اس سے پوچھ لو تو وہ لوگ بولے بھلا ہم گود کے بچہ سے کیوں کر بات کریں اس پر وہ بچہ قدرت خدا سے بولا: میں بے شک خدا کا بندہ ہوں، مجھے اسی نے کتاب انجیل عطا فرمائی ہے اور مجھ کو نبی بنایا ہے۔

اس طرح قرآن نے انجیل کے بیان کو مکمل اور واضح طور سے بیان کر کے عصمت و طہارت جناب مریم(س) کی گواہی دی۔ اور اس طرح دنیائے انسانیت، عیسائیت سمیت، کے لئے محمدؐ کے وسیلہ سے مدلل انداز میں اپنا پیغام پہونچایا۔ لہذا حضرت عیسیٰ اور ان کی مادر گرامی کی عصمت کی گواہی کو قرآن نے آنحضرتؐ کے وسیلہ سے عام کیا۔

۳۔ جب مغرب ان تصورت میں ڈوبا ہوا تھا کہ خدا کا حق خدا کو اور بادشاہ کا حق بادشاہ کو دے دو، تو اس کی رو سے سلاطین کج کلاہ ہر چیز کے مالک بن بیٹھے، تسلط بے جا قائم کرنے اور استحصال سے بھی نہ گھبرائے۔ ایسے میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آواز قولوا لا اله الا الله ان تفلحوا کہو کہ کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے، تا کہ فلاح پاؤ نے خدا کی بندگی کا مژدہ سنایا۔ اس آواز نے لوگوں کے دلوں کو موہ لیا، کمزوروں اور مجبوروں کو پیغام حیات ملا۔ حریت ضمیر انسانی کا پیغام عام ہوا، کچلے ہوئے اور بے سہارا لوگوں نے ہمت سے کام لیا اور ان میں زندگی کی لہر دوڑنے لگی۔ اب حاکم بھی پابند اصول وضوابط اور جواب دہ نظر آنے لگے کہ پیغمبر اسلامؐ نے آیات قرآنی کی روشنی میں حاکم اور محکوم دونوں کو مسئولیت کے ساتھ خدا کے حضور لا کھڑا کیا۔ اب حاکم اور رعایا دونوں کو پابند حکم الٰہی رہ کر جواب دہ ہونا ہے کہ قرآن کا اعلان ہے: اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاکُمْ اور حکام اور فیصلہ کرنے والوں کو یہ کہہ کر ذمہ دار قرار دیا گیا ہے کہ:

اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ انسانوں میں وحدت و باہمت کو پیغمبر اسلام نے یہ کہہ کر جاری وساری کیا کہ الناس كاسنان المشط لوگ مثل کنگھی کے دانتوں کے ہیں

۴۔ اب ہم ان حقائق علمی اور سائنسی نکات پر غور کر سکتے ہیں، جنہیں آنحضرتؐ نے قرآن کی زبان میں اور خود اپنی حدیثوں میں بیان فرمایا ہے اور جن کی رو سے دنیا کو نئے رموز وحقائق سے آگاہ کیا ہے، چاہے زمانہ ان تک اب پہونچ گیا ہو یا کہ آئندہ پہونچ پائے۔

الف: مارس بکیل Maurice Buckaille کی مشہور زمانہ کتاب Bible,Science and Qur'an انجیل سائنس اور قرآن ہے، جس میں اس فرانسیسی عالم نے اپنی سائنسی تحقیق کی روشنی میں یہ بتایا ہے

کہ نطفہ کے قرار پانے اور اس کی نشو و نما او رتولید کے بارے میں جو کچھ قرآن نے بیان کیا ہے وہ سچ ہے اور جو کچھ موجودہ انجیل میں بیان ہوا ہے وہ حقیقت نہیں ہے۔

مارس بکیل کے علاوہ پروفیسر کیتھ ایل مور Prof. Keith L. Moore نے جو کناڈا میں ٹورنٹو یونیورسٹی سے وابستہ ہیں اور جن کا شمار علم تشریح اور جنین شناسی کی سرزمین میں دنیا کے مانے جانے سائنسدانوں میں ہوتا ہے، ان کی کتاب The Developing Human کا ترجمہ دنیا کی متعدد زبانوں میں ہو چکا ہے۔ ۱۹۸۱ء میں دمام، سعودی عربیہ میں ساتویں میڈیکل کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا تھا کہ:

''میرے لئے یہ نہایت ہی خوشی کی بات ہے کہ میں نے قرآن میں دیئے گئے، انسان کے نشو و نما کے بیان کی وضاحت کی۔ جس کی وجہ سے مجھ پر یہ آشکار ہوا ہے کہ یہ تفصیلات محمدؐ پر خدا نے نازل فرمائی ہیں، کیونکہ یہ سب علمی معلومات متعدد صدیوں پہلے تک منکشف نہ ہو سکی تھیں۔ اس نے مجھ پر ثابت کیا کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں''۔ [1]

ب: اسی طرح ڈاکٹر جولیہ سمپسن Dr. Joe Leigh Simpson نے، جن کا تعلق بیلر کالج آف میڈیسن، ہوسٹن، ٹیکساس، Baylor College of Medicine, Houston, Texas امریکہ سے ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مندرجہ ذیل دو حدیثوں کا مطالعہ کیا:

۱) تم میں سے ہر ایک میں تمہاری خلقت کے سبھی اجزاء کو ایک ساتھ تمہاری ماں کے رحم میں چالیس دنوں میں یکجا کر دیا جاتا ہے''۔ [2]

۲) اگر جنین Embrayo پر بیالیس راتیں گذر جاتی ہیں، تو اللہ اس پر ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کو ہیئت دیتا ہے اور اس کی سماعت، بینائی، جلد، گوشت اور ہڈیوں کو بناتا ہے......''۔ [3]

ڈاکٹر سمپسن Dr. Simposon کا کہنا ہے کہ'' اس طرح یہ دونوں حدیثیں پیغمبر کے اقوال جن کو مندرج کیا گیا ہے، ہمیں چالیس دن سے پہلے کا ایک مخصوص ٹائم ٹیبل جنین کے مخصوص نشو و نما کے لئے مہیا کراتی ہیں...... یہ حدیثیں ان سائنسی معلومات کی وجہ سے حاصل نہیں کی جاسکتی تھیں، جو اس وقت موجود تھیں''۔

1- www.Islam-guide.com

۲- صحیح مسلم، حدیث ۲۶۴۳، صحیح بخاری، حدیث ۳۲۰۸ ۳- صحیح مسلم، حدیث ۲۶۴۵

پ: موجودہ دور میں Theory of Plate Tetonics نے یہ ثابت کیا ہے کہ پہاڑ زمین کو استحکام بخشتے ہیں۔ یہ نظریہ ۱۹۶۰ کی دہائی میں دنیا کے سامنے عصر جدید کے سائنسدانوں کی کد و کاوش کے نتیجہ میں واضح طور سے سامنے آیا، اور وہ اسے سمجھنے لگے۔

اسی طرح تاریخ سائنس [History of Sciences] ہمیں بتاتی ہے کہ یہ نظریہ کہ پہاڑوں کی جڑیں بھی گہری ہوتی ہیں، ۱۸۶۵ء میں سرجارج ایری [Sir George Airy] نے داخل کیا تھا، جب کہ قرآن دنیا کو یہ پہلے ہی بتاچکا تھا اور آنحضرتؐ اس کا اعلان کرچکے تھے:

ءَ اَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَاءُ بَنٰهَا. رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا. وَ اَغْطَشَ لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰهَا. وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰهَا. اَخْرَجَ مِنْهَا مَاءَ هَا وَ مَرْعٰهَا. وَ الْجِبَالَ اَرْسٰهَا. مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ.[1]

بھلا تمہارا پیدا کرنا اشد تھا یا آسمان کا کہ اس نے اس کو بنایا، اس کی چھت کو خوب اونچا رکھا، پھر اسے درست کیا اور اس کی رات کو تاریک بنایا اور دن کو اس کی دھوپ نکالی۔ اور اس کے بعد زمین کو پھیلایا، اسی میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور پہاڑوں کو اس میں گاڑ دیا۔ یہ سب سامان تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ہے۔

اور یہ کہ وَ اَلْقٰى فِى الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ......[2] اور اسی نے زمین میں بھاری بھاری پہاڑوں کو گاڑ دیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ زمین تمہیں لے کر جھک جائے!

زمین و آسمان، پہاڑ، چاند و سورج اور پانی کی خلقت کے بارے میں مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے:

''...... ابھی وہ آسمان دھوئیں ہی کے شکل میں تھے کہ اللہ نے انہیں پکارا تو فوراً ان کے تسموں کے رشتے آپس میں مل گئے۔ اس نے ان کے بند دروازوں کو بستہ ہونے کے بعد کھول دیا...... اس نے فلک کے سورج کو دن کی روشن نشانی اور چاند کو رات کی دھندلی نشانی قرار دیا ہے اور انہیں ان کی منزلوں پر چلایا ہے اور ان کی گزرگاہوں میں ان کی رفتار مقرر کردی ہے تاکہ ان کے ذریعہ سے شب و روز کی تمیز ہوسکے اور انہی کے اعتبار سے برسوں کی گنتی اور (دوسرے) حساب جانے جاسکیں۔ اور پھر یہ کہ اس نے آسمانی فضا میں اس فلک کو آویزاں کیا اور اس میں اس کی آرائش کے لئے منے منے

۱- قرآن، سورہ النازعات، آیات ۲۷-۳۳ ۲- قرآن، سورہ النحل، آیت ۱۵

موتیوں ایسے تارے اور چراغوں کی طرح چمکتے ہوئے ستارے آویزاں کیے......"۔ ۱

"اللہ نے زمین کو تہ و بالا ہونے والی مہیب لہروں اور بھرپور سمندروں کی اتھاہ گہرائیوں کے اوپر پاٹا، جہاں موجیں موجوں سے ٹکرا کر تھپیڑے کھاتی تھیں اور لہریں لہروں کو ڈھکیل کر گونج اٹھتی تھیں...... چنانچہ اس متلاطم پانی کی طغیانیاں زمین کے بھاری بوجھ کے دباؤ سے فرو ہوگئیں...... اور زمین اس طوفان خیز پانی کے گہراؤ میں اپنا دامن پھیلا کر ٹھہر گئی اور...... جب اس کے کناروں کے نیچے پانی کی طغیانی کا زور و شور سکون پذیر ہوا، اور اس کے کاندھوں پر اونچے اونچے اور چوڑے چکلے پہاڑوں کا بوجھ لد گیا تو اللہ نے اس کی ناک کے بانسوں سے پانی کے چشمے جاری کردیئے جنہیں دور و دراز جنگلوں اور کھدے ہوئے گڑھوں میں پھیلا دیا۔ اور پتھروں کی مضبوط چٹانوں اور بلند چوٹیوں اور پتھریلے پہاڑوں سے اس کی حرکت میں اعتدال پیدا کیا۔ چنانچہ اس کی سطح کے مختلف حصوں میں پہاڑوں کے ڈوب جانے اور اس کی گہرائیوں کی تہہ میں گھس جانے اور اس کے ہموار حصوں کی بلندیوں اور پست سطحوں پر سوار ہوجانے کی وجہ سے اس کی تھرتھراہٹ جاتی رہی اور اللہ نے زمین سے لے کر فضائے بسیط تک پھیلاؤ اور وسعت رکھی اور اس میں رہنے والوں کے سانس لینے کو ہوا مہیا رکھی اور اس میں بسنے والوں کو ان کی تمام ضروریات کے ساتھ ٹھہرایا۔ پھر اس نے چٹیل زمینوں کو کہ جن کی بلندیوں تک نہ چشموں کا پانی پہونچ سکتا ہے اور نہ نہروں کے نالے وہاں تک پہونچنے کا کوئی ذریعہ رکھتے ہیں، یونہی نہیں رہنے دیا، بلکہ ان کے لئے ہوا پر اٹھنے والی گھٹائیں پیدا کیں، جو مردہ زمین میں زندگی کی لہریں دوڑا دیتی ہیں اور اس سے گھاس پات اگاتی ہیں۔ اس نے ابر کی بکھری ہوئی چمکیلی ٹکڑیوں اور پراگندہ بدلیوں کو یکجا کرکے ابر محیط بنایا۔ اور جب اس کے اندر پانی کے ذخیرے حرکت میں آگئے اور اس کے کناروں پر بجلیاں تڑپنے لگیں اور برق کی چمک سفید ابروں کی تہوں اور گھنے بادلوں کے اندر مسلسل جاری رہی تو اللہ نے انہیں موسلا دھار برسنے کے لئے بھیج دیا...... اللہ نے افتادہ زمینوں سے سرسبز کھیتیاں اگائیں اور خشک پہاڑوں پر ہرا بھرا سبزہ پھیلا دیا...... اللہ نے ان چیزوں کو لوگوں کی زندگی کا وسیلہ اور چوپایوں کا رزق قرار دیا ہے......"۔ ۲

یہاں یہ بیان کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ جب Dr. William W. Hay جو امریکہ میں Collorado یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں، قرآن میں دی ہوئی اور وحی کی منزل میں پیغمبر اسلام محمد مصطفیٰ

۱- نہج البلاغہ، خطبہ ۸۹، مرتبہ سید انصار حسین، احباب پبلشرس، لکھنؤ ۱۹۸۲، ص ۳۱۰-۳۱۱   ۲- ایضاً، خطبہ ۸۹، ص ۳۱۵-۳۱۸

صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیان کی ہوئی سمندروں سے متعلق معلومات پر گفتگو کی تو انہوں نے کہا کہ:
''میں اسے نہایت ہی دلچسپ پاتا ہوں کہ اس طرح کی معلومات قدیم کتاب مقدس قرآن میں موجود ہیں''۔ اور یہ پوچھے جانے پر کہ قرآن کہاں سے آیا انہوں نے کہا کہ: ''بلاشبہ میں یہ تصور کرتا ہوں کہ اس کا نازل کرنے والا مقدس خدا ہے''۔[1]

ت: ڈاکٹر ٹی۔وی۔این پرسود Dr. T.V.N. Persaud پروفیسر علم تشریح، منیٹو بایونیورسٹی، ونیپگ، منیٹوبا، کناڈا Manitoba University, Winnipeg, Manitoba, Canada سے جب قرآن کے ان معجزات کے بارے میں پوچھا گیا جن پر انہوں نے ریسرچ کی ہے، تو انہوں نے کہا: ''جس طرح مجھے بتایا گیا ہے، محمدؐ ایک بہت غریب انسان تھے...... اور ہم بارہ دراصل چودہ سو سال قبل کے بارے میں بات کر رہے ہیں...... ان کی تعلیمات میں بے شمار حقائق پنہاں ہیں اور ڈاکٹر مور Dr. Moore کی طرح، میرے ذہن میں بھی کسی طرح کی کوئی ہچکچاہٹ یہ ماننے میں نہیں ہے کہ یہ الوہی الہام یا وحی ہی ہے جس نے ان محمدؐ سے اس طرح کے بیانات دلوائے''۔[2]

انسانی معاشرہ کو لیجئے کہ اگر لوگوں کے دل ایک دوسرے سے کشیدہ ہوں اور دوستی اور ہمدردی بظاہر تو نظر آئے، مگر اصلاً مفقود ہو، انسان انسان کے ساتھ بے اعتباری کی فضا میں جی رہا ہو تو سوائے ذہنی تناؤ کے اور کیا ہاتھ آئے گا؟ ایسے میں پیغمبر اسلامؐ کے ان الفاظ پر غور کیجئے اور ان پر عمل کیجئے تو ایک بہترین معاشرہ قائم و دائم ہوسکتا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ الناس کاسنان المشط لوگ مثل کنگھی کے دانوں کے ہیں اور یہ کہ انما الاعمال بالنیات ہر عمل نیت پر مبنی ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر ہر انسان ایک دوسرے کو مثل کنگھی کے دانہ کے سمجھے اور خلوص نیت کے ساتھ ایک دوسرے سے معاملات کرے اور طرز معاشرت کو جلا بخشے تو دکھ میں ڈوبی ہوئی اور کراہتی ہوئی انسانیت کو کرہ ارض پر آزادانہ سانس لینے کا حق مل جائے گا اور سارا عالم مربوط طور پر ترقی کرتا ہوا گامزن نظر آئے گا۔ یہ بھی محمدؐ کا پیغام ہے۔

آج دنیا لاکھ انکار کرے، مگر وہ پیغام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حق و سچ کو ماننے لگی ہے۔ جیسے جیسے سائنس اور دوسرے علوم ترقی کرتے جائینگے قرآن، حدیث اور ان کا پیغام دنیا والوں کی سمجھ میں آتا جائے گا۔ اس سلسلہ میں قرآن کی ایک ہی آیت جس کو زبان صدق و صفا سے

1-www.Islam-guide.com 2- Ibid

آنحضرت نے دنیا کے سامنے پیش کیا، اہل علم و دانش کی توجہ مبذول کرنے کے لئے کافی ہے:

آپ نے وحی کی منزل میں خدا کے پیغام کو مقام عبرت اور نصیحت میں یہ کہہ کر پہونچایا:

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً......۱ آج کے دن ہم تیرے بدن کو بچادیں گے تا کہ وہ تیرے بعد والوں کے لئے نشانی عبرت بنے۔

فرعون اور فرعون والے غرق رودِ نیل ہوئے تھے، فرعون کی لاش کو باقی رکھا گیا تھا، جیسا کہ محمدؐ کی زبانی قرآن کا اعلان ہے۔ زمانہ آگے بڑھتا رہا۔ جب اہرام مصری کی قدیم زبان میں پائی گئی تحریروں کو پڑھنے کی صلاحیت دنیا کو حاصل ہوگئی تو فرعون کی لاش کی شناخت ہوگئی۔ اس طرح پیغمبر اسلامؐ نے دنیا کو قرآن کی حقانیت اور موسیٰؑ سے نبرد آزما ہونے والے ظالم فرعون کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کا پیغام دے کر سرپھرے ظالم حکمرانوں کو ان کے انجام سے باخبر کیا ہے۔

حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ''تم نے اپنے سے پہلے لوگوں کے جو گرنے کی جگہیں دیکھی ہیں، ان سے عبرت حاصل کرو کہ ان کے جوڑ بند الگ الگ ہوگئے، نہ ان کی آنکھیں رہیں اور نہ کان، ان کا شرف و قارمٹ مٹا گیا، ان کی مسرّتیں اور نعمتیں جاتی رہیں......''۔۲

خاتم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و منزلت کو سمجھنے اور قرآن و احادیث کی تعلیمات کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کے لئے عقل و علم اور معرفت درکار ہیں کہ: ''اللہ نے اپنے رسولؐ کو چمکتے ہوئے نور و روشن دلیل، کھلی ہوئی راہ شریعت اور ہدایت دینے والی کتاب کے ساتھ بھیجا...... اللہ نے آپ کو مکمل دلیل، شفا بخش نصیحت اور پچھلی جہالتوں کی تلافی کرنے والا پیغام دے کر بھیجا اور ان کے ذریعہ سے شریعت کی نامعلوم راہیں آشکار کیں اور غلط سلط بدعتوں کا قلع قمع کیا اور قرآن و سنت میں بیان کئے ہوئے احکام واضح کئے......''۔۳

وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم سب بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے مل جل کر قرآن و احادیث سے استفادہ کرتے ہوئے، سرگرم تحقیق و عمل ہوں، خاص کر وہ حکومتیں، افراد اور ادارے جو کلمۂ توحید میں یقین رکھتے ہوئے اس بات میں بھی یقین رکھتے ہیں کہ تمام بنی نوع انسان ایک ہی خالق کی مخلوق ہیں، سب کا حق ایک دوسرے پر ہے، اس طرح کہ نہ تو کوئی سرحد، نہ کالے گورے کا

۱- قرآن، سورہ یونس، آیت ۹۲ ۲- نہج البلاغہ، خطبہ ۱۵۹، مرتبہ سید انصار حسین، احباب پبلشرس، لکھنؤ ۱۹۸۲ء، ص ۳۸۳

۳- ایضاً، خطبہ ۱۵۹، ص ۳۸۲

فرق، نہ کوئی اونچ نیچ اور نہ شاہان کج کلاہ کی انا اور غرور بے جا انسان کی ترقی اور اس کی فلاح و بہبود کو روک پائے۔ تحقیق کی روشنی میں عمل ہو اور ترقی ہو کہ انسان کب سے صلح و آشتی، امن و امان اور خوشحالی کی آرزو لئے دامن امید پھیلائے شاہراہ انسانیت پر سرنہوڑائے کھڑا ہے!

آیئے! پیغمبر رحمت کی تعلیمات کو سمجھیں، اور اس پر عمل کریں، اسے ایک دوسرے کو بتلائیں کہ کامیابی و کامرانی کا حصول ہو اور درد کا مداوا بھی۔